۹۔ حسین کاشفی، ملا ۔ رشحات فارسی قلمی ۹۰۹ھ ۔ مخطوطہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد

۱۰۔ حسن محمد شاہ ابوالعلائی: شیئون العلا ″ ″ ۱۲۷۰ھ ″ ″

۱۱۔ حیات اللہ منعمی حجت العارفین ″ ″ ۱۲۰۴ھ ″ ″

۱۲۔ حبیب الرحمن خاں شروانی تذکرہ بابر (اردو) ۱۹۲۷ء ″

۱۳۔ دولت یار جنگ فدائی داستان ترکتازان ہند فارسی کا رخ دوم ″

۱۴۔ رسالہ فنا بقا شاہ محمد سرہندی فارسی قلمی ″

۱۵۔ عنایت اللہ خواجہ: آئینہ کالپی قلمی دانش گاہ پنجاب (تالیف ۱۳۰۵ھ)

۱۶۔ علی بشیر حیدرآبادی: سوانح میر ابوالعلاء (اردو) مطبوعہ حیدرآباد دکن

۱۷۔ عبدالحق مولوی ایڈیٹر رسالہ اردو اکتوبر ۱۹۳۱ء اورنگ آباد دکن

۱۸۔ عبدالرحمٰن جامی: نفحات الانس فارسی قلمی کتبخانہ آصفیہ حیدرآباد دکن

۱۹۔ عبدالرحمن چشتی: مراۃ الاسرار، قلمی ″ ″

۲۰۔ علی اکبر مجمع الاولیاء فارسی قلمی ۱۰سنہ کتبخانہ سالار جنگ حیدرآباد

۲۱۔ عطا حسین شاہ کیفیت العارفین و نسب العاشقین مطبوعہ ۱۹۲۲ء پٹنہ

۲۲۔ غوثی محمد گلزار ابرار (فارسی) تالیف ۱۰۰۸ھ قلمی کتبخانہ آصفیہ حیدرآباد دکن

۲۳۔ غلام سرور خزینۃ الاصفیاء فارسی مطبوعہ ۱۸۷۳ء ثمر ہند لکھنؤ

۲۴۔ غلام حسین پھلواری اعیان وطن (اردو) مطبوعہ پٹنہ

۲۵۔ فرید، شیخ بھکری ذخیرۃ الخوانین (فارسی) قلمی ۔ ہسٹاریکل سوسائٹی

۲۶۔ فضل الدین احمد ابوالعلائی حقیقۃ العرفان (خاندان محمدیہ کالپی) مطبوعہ

۲۷۔ قاسم محمد نجات قاسم مطبوعہ ۱۲۷۷ھ آگرہ

۲۸۔ غلام علی موسوی حیدرآبادی مشکوٰۃ النبوۃ تالیف قبل ۱۲۵۸ھ قلمی کتبخانہ آصفیہ حیدرآباد دکن

۲۹۔ محبوب شاہ حسینی جیلی ہزاروی: (ترجمہ اردو) بحر الجمان حاۃ آل سید الانس والجان مطبوعہ لاہور ۱۳۲۲ھ

۳۰۔ معتمد خاں بخشی: اقبال نامہ جہانگیری، مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۵ء

۳۱۔ محمد مظفر خافی تذکرۃ الملوک (فارسی) قلمی کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن

۳۲ - ابن سید احمد مخبر الواصلین (فارسی)

۳۳ - نوراللہ امیر تعلیقات حواشی مثنوی مولانا روم (فارسی) تالیف ۱۱۵۲ھ قلمی آصفیہ حیدرآ

۳۴ - " بوارق (عربی) فلسفہ قلمی "

۳۵ - نجیب محمد ناگوری تذکرۃ الاعراس مطبوعہ

۳۶ - ولی اللہ شاہ محدث دہلوی انفاس العارفین مطبوعہ

۳۷ - نامعلوم ، نسیم العدن (تکملہ نفحات جامی) حالات نقشبندیہ قلمی "

۳۸ " نسب نامہ سادات متفرقات قلمی "

۳۹ وجیہہ الدین کاکوری بحر ذخار " "

انگریزی -

۴۰ - امپیریل گزیٹیر ، جلد ۷ ، و جلد ۹ مطبوعہ لندن ۱۹۰۸ء

۴۱ - اسٹیوارٹ ہسٹری آف بنگال " " ۱۸۱۳ء

۴۲ - راجرس تزک جہانگیری

۴۳ - غلام حسین ترجمہ ریاض السلاطین انگریزی مطبوعہ کلکتہ ۱۹۰۲ء

۴۴ - ریو ، چارلس ، کیٹلاگ مخطوطات فارسی برٹش میوزیم جلد ۲ مطبوعہ لندن

فرانسیسی -

۴۵ - شیفر چارلس : ترجمہ تاریخ بخارا مولفہ محمد نرشخی مطبوعہ پارس سنہ ء

غلام مصطفیٰ قاسمی

پیر جھنڈو کا کتب خانہ

پیر جھنڈو تحصیل ہالا ضلع حیدرآباد سندھ کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جہاں مدت سے ایک دینی مدرسہ دارالرشاد قائم تھا اور اس کے ساتھ ایک عظیم کتب خانہ بھی قائم کیا گیا تھا۔ شروع شروع میں محرم ۱۲۸۶ھ میں پیر رشید الدین بیعت والا جو کہ راشدی خاندان کے موسس اعلیٰ پیر محمد راشد روضہ دھنی کے پوتے ہیں۔ پیر جھنڈو کی مسند خلافت پر بیٹھے اور آپ نے وہاں تحفیظ القرآن کا ایک مدرسہ بھی قائم کیا۔ آپ کی مجلس عالمانہ ہوتی تھی، کئی علماء ہر وقت آپ کی علمی مجلس میں شریک ہوتے تھے۔ ان مجالس میں مولانا عبیداللہ سندھی مرحوم بھی کبھی کبھی امروٹ ضلع سکھر سے آکر شریک ہوتے تھے۔ ۱۳۱۷ھ میں حضرت پیر رشید الدین نے وفات فرمائی اور ان کی مسند پر ان کے صاحب زادے مولانا پیر رشد اللہ صاحب العلم رونق افروز ہوئے۔

مولانا پیر رشد اللہ اپنے وقت کے بہت بڑے محدث اور مفسر تھے۔ آپ نے رجال طحاوی پر عربی میں ایک عالمانہ کتاب لکھی جس کو علماء دیوبند نے دیوبند سے شائع کیا اور بڑے پایہ کی کتاب مانی جاتی ہے ۱۳۱۵ھ میں مولانا پیر رشد اللہ صاحب نے مولانا عبیداللہ صاحب سندھی کی معیت میں مدرسہ عالیہ دارالرشاد کا سنگ بنیاد رکھا اور ساتھ ہی ایک علمی لائبریری بھی قائم کی گئی۔ یہ مدرسہ آگے چل کر سندھ میں دینی علوم کا عظیم درس گاہ ثابت ہوا، جہاں برصغیر کے نامور علماء مولانا انور شاہ کشمیری، مولانا اشرف علی

صاحب تھانوی، محدث یمنی، حضرت شیخ الہندؒ اور دوسرے اکابر آتے رہے۔ اور کتب خانہ کے لیے کتابیں جمع ہونا شروع ہوگئیں، دنیا کے عظیم کتب خانہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کی کتابیں بھی ٹھٹھہ سے لاکر اس میں جمع کی گئیں مخدوم صاحب کا وہ کتب خانہ تھا جس کی زیارت کے لئے دور دراز کے اسلامی ممالک سے علماء آتے تھے اور کتابوں سے مستفید ہوتے تھے۔ چند سالوں میں پیر جھنڈو کے کتب خانہ نے وہ شہرت حاصل کی کہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن والوں نے بھی کچھ کتابیں اس علمی لائبریری سے نقل کروائیں اسی طرح دیوبند کے علماء نے بھی چند علمی کتابوں کی نقلیں کروائیں یہ کتب خانہ تقریباً پچیس ہزار کتابوں پر مشتمل ہوگیا۔ جس میں اکثر قلمی یعنی خطی کتابیں تھیں۔

مولانا رشد اللہ صاحب کا کتابوں سے لگاؤ کے متعلق یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ آپ نے جدہ کے ایک کتب خانہ میں علامہ خطیب بغدادی کی تاریخ بغداد کا ایک قلمی نسخہ دیکھا اس وقت تک یہ کتاب اشاعت پذیر نہ ہوئی تھی۔ آپ نے اس دور میں زر کثیر خرچ کرکے اس کتاب کی فوٹو کاپی کروائی، اور اس کو اپنے کتب خانہ میں رکھوایا۔ جب مصر والوں کو اس کا علم ہوا کہ اس کتاب کے ایسے بھی شائق ہیں تو انہوں نے اس کو چھاپنا شروع کیا اور چھاپنے کے بعد جدہ والوں سے پیر صاحب کا صحیح پتہ معلوم کرکے ان کی طرف تاریخ بغداد کا مطبوعہ نسخہ بطور ہدیہ اور تحفہ مفت بھجوادیا۔ میں نے اس کتاب کی فوٹو بھی پیر جھنڈو لائبریری میں دیکھی ہے جو عریض اور چوڑے سیاہ کاغذ پر ہے۔

اس علمی کتب خانہ کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ کتابیں جو دنیا میں نایاب اور نادر تسلیم کی جاتی ہیں ان کے قلمی نسخے اس میں موجود ہیں مثلاً مؤطا امام مالک کی اولین شرح جو کہ ایک اندلسی عالم اور امام حافظ ابن عبدالبر نے التمہید کے نام سے کئی جلدوں میں لکھی تھی اور شرح حدیث میں اس پایہ کی کتاب کم ملے گی۔ مگر افسوس کہ یہ ضخیم کتاب مطبوعہ تو نہیں تھی مگر اس کا مخطوطہ بھی عنقا کی مانند تھا۔ اس کا صرف ایک نسخہ مراکو میں تھا اور دوسرا پیر جھنڈو کی علمی لائبریری میں تھا اس نسخے کی میں نے بھی زیارت کی ہے۔ اب حال میں یہ کتاب مغرب اقصیٰ سے چھپنا شروع ہوگئی ہے۔ اسی طرح حدیث کے نادر متون اور شروح کا بھی بہت بڑا ذخیرہ اس علمی لائبریری میں موجود ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی علمی دنیا میں حدیث کے حافظ الدھر مانے جاتے ہیں۔ ان کی ایک نادر تالیف اتحاف المہرۃ باطراف العشرۃ کا خطی نسخہ بھی پیر جھنڈو کی لائبریری میں موجود ہے۔ اس نسخہ کی خوبی یہ